بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ربّنا اشرح لنا صدورنا ویسّر لنا أمورنا

حکمائے اسلام کا ارشاد ہے کہ علمِ علما، عدل امرا، دعائے فقرا اور جود اغنیا سے نظام عالم قائم رہتا ہے؛ ورنہ متزلزل ہوجاتا ہے اسی طرح گزشتہ تجربات آیندہ کے لیے سبق آموز اور چشم کشا ہوتے ہیں۔!

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کی قلمی تصویر

(از قلم: مولانا انظر شاہ کشمیریؒ)

قوی ہیکل، مضبوط باڑ، دراز ریش، سر پر دو پلی ٹوپی سردیوں میں رومال، متحرک آنکھیں، خاموشی میں بھی ہونٹ متحرک رہتے، تحریر سادہ و پُرکار، تقریر کا انداز نرالا، بولتے اور کچھ وقفہ کے لیے خاموش ہوجاتے، ایک بار دارالعلوم دیوبند کے طلباء کو سکوت وسکون کی تلقین کرتے ہوئے کرسی سے چمکار رہے تھے، ذہین وفطین، گفتگو مؤثر، دارالعلوم کے فاضل، ....، جید الاستعداد، مصنف، مؤلف، مناظر اور مبلغ، ....، امروہہ میں تدریس کے زمانہ میں مناظروں میں الجھے اور اپنی ذہانت وحاضر جوابی سے بڑے معرکے سَر کیے، بریلی کے زور آور، زباں دراز جغادری مناظِروں کو بار بار شکست دی، مناظروں سے دل بھر گیا تو قلم وقرطاس سنبھالا۔ ''الفرقان'' بریلی کے بعد لکھنؤ سے تاحال شائع ہوتا ہے۔

مولانا (نعمانی) ''سیمابی طبع'' کے مالک، خیالات وافکار، رجحانات ونظریات میں ہمیشہ ''مدّوجزر'' رہتا۔ جب کبھی کسی حلقہ میں داخل ہوتے تو تحریر وتقریر کی پوری قوت اسی کو حق بتانے میں صرف کردیتے، (ان کی یہ کیفیت اہل نقد ونظر کو بہت محسوس ہوتی تھی) حلقہ سے باہر آتے تو یا سکوت کرتے یا دھجیاں بکھیر دیتے۔ جب کسی تحریک (مثلاً جماعت مودودی، جماعت الیاسی، مجلسِ مشاورت وغیرہ، جمعیۃ علمائے ہند [اسعدی]) سے جُڑے تو شب وروز اس کے فروغ واشاعت میں مصروف، تحریک سے وابستہ افراد کے لیے پیہم سفر، دمادم مراسلت، وقفہ وقفہ سے مؤثر خیال وارد ہوتا تو مولانا کے خط کا ورود ضروری تھا، گویا کہ (پہلے) شورا شوری اور پھر بے نمکینی، غضب یہ تھا کہ وہ اسے اپنی زندگی میں حق گوئی وحق پژوہی کا نمایاں عنوان دیتے۔ مقدمات قائم کرنے، دلائل بہم پہنچانے اور مرحلہ بہ مرحلہ سب کچھ کو حق بتانے کے فن میں لاریب مشّاق، ماہر اور چابک دست تھے۔ الخ

(لالہ وگل: صفحہ ۲۰۳)

اَلوَلَدُ سِرٌّ لِأبِیهِ

عربی کے اس مشہور ومسلم مقولہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی کی ''نئی حکمت عملی'' (جو ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنؤ بابت فروری ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی ہے) جس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی بے علم اور غیر مخلص نے بے سوچے سمجھے

یوں ہی تقریر کی روانی میں تجویز کردی ہوگی، اس تجویز میں مولانا سجاد نعمانی نے مسلمانان ہند کو پوری قوت اور اعتماد کے ساتھ یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ''پرانی حکمت عملی'' (ایک قومی نظریہ اور دو قومی نظریہ) پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے، جس کے متعلق موصوف کا یہ اعتراف بھی اہل علم و تجربہ کے لیے خاص طور پر لائق توجہ ہے کہ ''ہمارے اکابر (وابستگانِ جمعیۃ علمائے ہند اور وابستگانِ جمعیۃ علمائے اسلام) نے اپنی اپنی حکمتِ عملی پورے اخلاص اور پورے شعور کے ساتھ متحدہ ہند کے مسلمانوں کے لیے تجویز کی تھی''۔ مولانا نعمانی کی اس نئی حکمت عملی کی تجویز کو پڑھ کر اور اس سلسلہ میں اُن کے آڈیوز کو سن کر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ مولانا موصوف اپنی طویل بیماری اور معذوری کے دوران ہزار ہا ہزار صفحات کا مطالعہ کرنے کے باوجود ''افادات اشرفیہ – در – مسائل سیاسیہ'' کا بھی مطالعہ کرسکے ہیں یا نہیں؟

یہ مجموعہ مستقل ۱۰؍ رسائل اور متفرق مضامین و مکتوبات اور راہنما ملفوظات اشرفیہ پر مشتمل ہے، جسے محرم ۱۳۶۵ھ میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سابق مفتی اعظم دار العلوم دیوبند نے دار الاشاعت دیوبند سے شائع کیا تھا، اسی کے ساتھ رسالہ وقایۃ المسلمین - عن - ولایۃ المشرکین ''ملکی سیاست میں غیر مسلموں کے ساتھ اشتراک عمل کی حدود شرعیہ'' (از حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ مصدقہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ، حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا شبیر علی تھانویؒ، حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ) اِس وقت بھی مسلمانانِ ہند کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی ندوی کی صلاحیتوں کا اندازہ موصوف کی مندرجہ ذیل سرگرمیوں کی صرف فہرست ہی سے کیا جاسکتا ہے جو راقم سطور کے علم میں آسکی ہیں:

(الف): مدیر ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنؤ

(ب): استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

(ج): مبلغ مرکز تبلیغی جماعت لکھنؤ

(د): بانی ''الہدیٰ'' اسکول لکھنؤ

(ھ): شمس نوید عثمانی کی نہایت نیک نیتی پر مبنی؛ مگر گمراہ کُن فکر سے عملی وابستگی کے نتیجہ میں

(و): ''وشوا یکتا سندیش''، ''پیامِ انسانیت'' کا متبادل؛ بل کہ نعم البدل

(ز): شیخ الجمعیۃ والجماعۃ پیر ذو الفقار صاحب جھنگوی سے حالی وابستگی کے نتیجہ میں ''خانقاہ نعمانیہ مجددیہ'' (نقشبندی اسکول آف تصوف کے ڈائریکٹر)

(ح): امام ولی اللہ دہلوی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

(ط): رحمٰن فاؤنڈیشن کے آئیڈیل اسکول ممبئی

(ی): دارِ ارقم، جہانگیر آباد

(ک): ممبر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

(ل): ممبر آل انڈیا ملی کونسل

(م): ترجمان آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

مولانا نعمانی ندوی موصوف کے مذکورہ بالا مناصب جلیلہ پر فائز ہونے کے بعد جب ان کی طرف سے مسلمانان ہند کے لیے نئی حکمت عملی پیش کی جائے گی تو ظاہر ہے کہ اس سے کتنے اہل افتا وارشاد بھی مرعوب ومتاثر ہوسکتے ہیں اور ہوں گے اس کا اندازہ اہل علم ونظر بخوبی رکھتے ہیں؛ **لیکن یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اس زمانے میں سب سے بڑا محقق مفکر اس کو سمجھا جاتا ہے جو سلف وخلف کے برخلاف بالکل نئی تحقیق وفکر پیش کرے!** دین میں حکمت عملی کا خوش نما سبق (جو علامہ ابوالاعلیٰ مودودی بھی دے چکے ہیں) پڑھ کر ایسا نہ ہو کہ "کوا چلا ہنس کی چال، اپنی بھی بھول گیا"۔! اور وہی مثل صادق آئے "فرّ من المطر و قام تحت الميزاب"۔ پرانی حکمت عملی پر نظر ثانی کرتے وقت یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ پہلے تو مسلمانان ہند نے اکابر جمعیۃ علمائے ہند کی تجویز پر عمل کر کے "اَشراف مشرکین" کے ساتھ "اتحاد واشتراک" کرلیا تھا۔ جس کے متعلق حکیم الامۃ حضرت مولانا تھانویؒ کا فتوی "شق الغين عن حق علي و حسين" حضرت مولانا نعمانی مرحوم ہی کے استفتا کا جواب ہے۔!

اور اب مولانا نعمانی ندوی کی جدید حکمت عملی کی تجویز پر سیدھے سادے مسلمانان ہند عمل پیرا ہوکر "اراذل مشرکین" کا بھی تجربہ کرلیں، اور خدانخواستہ یہ شعر صادق آئے ؎

میرؔ کیا سادہ ہیں، بیمار ہوئے جس کے سبب   اُسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

ربنا آتنا من لدنک رحمة وهيئ لنا من أمرنا رشدا

اللهم ألهمنا مراشد أمورنا، اللهم إنا نعوذ بک من قضاء السوء، اللهم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه، اللهم انصر من نصر دين محمد ﷺ واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد ﷺ ولا تجعلنا منهم، اللهم كل خير لكل مسلم و مسلمة، آمين يا رب العلمين وصل وسلم على النبي الأمين